بدھ 25- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 25- نومبر 1998ء 5 شعبان 1419 ہجری- 25 نبوت 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 263

مجھے بھی ثواب کی خواہش ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے حصے ایک ایک اونٹ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے اور آپ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپ کے ساتھ حضرت علیؓ اور ابولبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو دونوں جانثار عرض کرتے یا رسول اللہ آپؐ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپؐ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 411- المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر بیروت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدّوس اور غیوّر ہے۔ بدکار خدا کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا، متکبّر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے۔ مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہو گا جو خدا کا ارادہ ہو گا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔

(کشتی- نوح- روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

مطالبہ کرنے والے کا مقام

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

(الفضل 20- اکتوبر 98ء)

اللہ تعالیٰ کے قرب کی غیر محدود راہیں ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں اتنی غیر محدود ہیں کہ انہیں کلی طور پر طے کرنے کا کوئی انسان خیال بھی نہیں کر سکتا۔ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا ہے اور وہ اپنے مقام کے مطابق اس کے انوار و برکات کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر اپنی دوسری تجلی ظاہر کرتا ہے۔ اور جب وہ دوسری تجلی کو بھی برداشت کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اب یہ تیسری تجلی کے قابل ہو گیا ہے تو اس پر اپنی تیسری تجلی ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیفیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص دوزخ میں سب سے پیچھے رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے کہے گا کہ مانگو مجھ سے کیا مانگتے ہو۔ وہ کہے گا بس یہی مانگتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے نکال دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا۔ اور وہ اسے دوزخ سے نکال لے گا۔ جس سے اسے بہت خوشی ہو گی۔ لیکن کچھ روز کے بعد اسے دور ایک سرسبز و شاداب درخت نظر آئے گا اور اس کے دل میں لالچ پیدا ہو گا کہ اگر میں وہاں پہنچ کر اس کے نیچے بیٹھ سکوں تو کیا اچھا ہو۔ کچھ مدت تک تو وہ اس خیال کے اظہار سے رکے گا۔ مگر آخر خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ ہے تو بڑی بات لیکن اگر مجھ پر رحم کر کے اس درخت کے نیچے بیٹھنے دیں تو بہت مہربانی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی بات کو مان لے گا اور اس درخت کے نیچے اسے پہنچا دے گا۔ آخر جب وہ اس درخت کے نیچے کچھ عرصہ تک راحت حاصل کر لے گا تو پھر اللہ تعالیٰ امتحان کے لئے اس سے بہتر درخت اس سے کچھ فاصلے پر ظاہر کرے گا۔ اور پھر وہ لالچ کرے گا کہ وہ اس کے نیچے بیٹھے کچھ مدت تک تو وہ اپنے نفس کی اس خواہش کو برداشت کرے گا اور کہے گا کہ میں اب اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کس طرح کروں۔ لیکن آخر وہ درخواست کر ہی دے گا اور کہے گا کہ آئندہ اور کچھ نہ مانگوں گا۔ تب خدا تعالیٰ اسے وہاں لے جائے گا۔ اور پھر وہ دور سے جنت کا دروازہ دیکھے گا اور آخر اس سے باہر رہنا برداشت نہیں کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ مجھے اس جنت کے دروازہ کے آگے تو بٹھا دے میں اندر جانے کی درخواست نہیں کرتا۔ صرف باہر بٹھا دے وہیں سے لطف حاصل کر لوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا تو اس کے بعد کچھ نہیں مانگے گا۔ بندہ کہے گا نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے پر بٹھا دے گا لیکن وہاں اسے کس طرح چین حاصل ہو سکتا ہے آخر وہ بے تاب ہو کر کہے گا کہ یا اللہ مجھے دروازہ کے اندر کی طرف بٹھا دے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ مجھے جنت کی نعماء دے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ دروازہ کے اندر بٹھا دے اس پر اللہ تعالیٰ ہنسے گا اور کہے گا کہ میرے بندہ کی حرص کہیں ختم نہیں ہوتی۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو رہو۔ غرضیکہ پہلے اللہ تعالیٰ ایک ہلکی سی تجلی دکھاتا ہے اور اسے دیکھ کر جب ملائکہ صفت انسان بے تاب ہو جاتا ہے اور دعائیں کرتا ہے کہ خدایا تو مجھے کامل تجلی دکھا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے دوسرے مقام کی پہلے ہلکی سی تجلی دکھاتا ہے اور پھر پوری تجلی اور یہ سلسلہ اسی طرح بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی ہستی غیر محدود ہے اور کوئی شخص اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 583-582)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

نمبر 5

دلبر مرا یہی ہے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

کوئی مؤاخذہ نہیں

تئیس (23) سالہ ظلم کے دور کے بعد جب آپؐ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہو رہے تھے اور خدا کے حضور آپؐ کی گردن عاجزی سے جھکتے جھکتے آپ کی اونٹنی کو جا لگی تھی۔ آج آپؐ کا دل خدا کی حمد سے بھرا ہوا تھا اور آج بھی وہ ایسا ہی صاف تھا۔ آج بھی وہ خدا کے بندوں کے لئے اسی طرح محبت سے پر تھا جس طرح تیرہ سال قبل جب آپؐ اپنے عزیز شہر کو چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ اس وقت آپؐ بظاہر کمزور تھے اور آج آپؐ کے پاس غلبہ اور طاقت تھی اس لئے آج کفار مکہ کے دل خائف تھے لیکن ان کے دل کی چھپی ہوئی آواز بھی یہی تھی کہ محمدؐ تو مجسم رحم ہیں۔ اس لئے ابن عباسؓ کی حدیث کے مطابق جب حضورؐ مکہ فتح کر چکے تو آپؐ منبر پر چڑھے اپنے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر اہل مکہ سے کہا تمہارا کیا گمان ہے کہ میں تم سے کیا سلوک کروں گا اور تم کیا کہتے ہو کہ تم سے کیا سلوک ہونا چاہئے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو آپ سے صرف نیکی کی امید رکھتے ہیں اور ہم یہی کہتے ہیں کہ آپ ہم سے نیک سلوک کریں۔ آپ ہمارے معزز چچازاد ہیں اور اس وقت آپؐ کو قدرت اور غلبہ حاصل ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا میں (بھی) تم سے (وہی) کہتا ہوں (جو میرے بھائی یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا) کہ

لا تثریب علیکم الیوم

آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔ (میں نے تمہیں معاف کیا) اللہ تمہیں معاف کرے۔ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(درِّمنثور - سورۃ یوسف)

نازبرداریاں

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ بہت سے ناموں سے پکارے جاتے تھے لیکن ان کو اپنے سب ناموں میں پیارا نام ابوتراب لگتا تھا اور وہ اس بات سے بہت خوش ہوتے تھے کہ ان کو ان کی اس (کنیت) سے بلایا جائے (اور اس کی وجہ یہ تھی) کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ابوتراب کا نام دیا تھا۔ ہوا یوں کہ ایک دن حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر گھر سے نکل گئے اور مسجد نبویؐ کی ایک دیوار کے ساتھ جا لیٹے۔ حضورؐ حضرت علیؓ کی تلاش میں ان کے گھر آئے (پوچھا کہ علیؓ کہاں ہیں) آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ (تو فاطمہؓ سے ناراض ہو کر) مسجد نبوی چلے گئے ہیں اور وہاں دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے ہیں۔ حضورؐ ان کے پاس مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ علیؓ کی پیٹھ مٹی سے اٹی پڑی ہے پہلو میں بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھوں سے حضرت علیؓ کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑنے لگے۔ مٹی جھاڑتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے ابوتراب یعنی اے گرد آلودہ شخص اٹھو اٹھ کر بیٹھو (دیکھو تمہیں کون بلانے آیا ہے)

(صحیح بخاری کتاب الادب باب التکنی بابی تراب)

رحم کا آسمانی جذبہ

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے حضورؐ کو کہلایا کہ میرا بیٹا آخری سانس لے رہا ہے تشریف لائیں۔ حضورؐ نے ان کو سلام کہلایا اور کہلا بھیجا کہ صبر کرو جو کچھ اللہ دیتا ہے یا واپس لیتا ہے وہ سب اللہ کا ہی ہے۔ ہر چیز اس کے ہاں ایک معین مدت کے لئے ہے۔ حصول ثواب کے لئے صبر سے کام لو (مجھے احساس ہوتا ہے کہ حضورؐ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ حضورؐ بچے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے) بہرحال حضرت زینبؓ نے دوبارہ پیغام کہلا بھیجا اور قسم دی کہ حضورؐ ضرور تشریف لے آئیں تب حضورؐ اپنی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضورؐ کے ساتھ اور صحابہؓ کے علاوہ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت بھی اٹھے۔ جب آپؐ حضرت زینبؓ کے ہاں پہنچے تو بچہ حضورؐ کی گود میں دیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا اور سانس میں ایسی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے پانی کی بھری مشک سے اگر پانی نکلے تو پیدا ہوتی ہے۔ حضورؐ نے بچے کو گود میں لیا۔ اس کی طرف دیکھا بے اختیار آنسو بہہ پڑے۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ۔ یہ کیا ہے۔ آپ کیوں رو دیئے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ یہ وہ رحم کا جذبہ ہے جو خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہوتا ہے۔ خدا اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو خود رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یعذب المیت)

دل تڑپ اٹھتا ہے آنکھیں خون روتی ہیں ندیم
یاد آجاتا ہے جب وہ صاحبِ قلبِ سلیم
وہ مجسم عفو و رحمت شفقتوں کا آفتاب
وہ خدا کے پاک بندوں کی دعاؤں کا جواب
مسکرا کر کھیلتا تھا پے بہ پے آلام سے
جو معاند سے بھی پیش آتا رہا اِکرام سے
فرض جانا جس نے ہر تقصیر کو کرنا معاف
اور کیا ہر حال میں ہر اک سزا سے انحراف
لو سناؤں آج اُسی ماہِ محبّت کا بیاں
اپنے اک دشمن سے عفو و درگزر کی داستاں
مارٹن کا استغاثہ جو ابھی تُم نے پڑھا
یہ تھا کھیل اس مولوی کی ناخنِ تدبیر کا
جب شہادت دے چکا اپنی بصد قہر و عتاب
اور مکمل کر چکا کلیتہً "کار ثواب"
تو عدالت سے ہلا ملزم کو حق تنقید کا
مولوی صاحب کے قول و فعل کی تردید کا
تب حضور پاک کے مختار نے یوں عرض کی
پوچھ لوں اس سے میں کچھ روداد حسب و نسب بھی
کھل کے رہ جائے گا سارا ڈھونگ ان حکام پر
حکم ہو تو فرش پر لا دوں جو اب ہے بام پر
لیکن اس آقا کی شانِ درگذر تو دیکھئے
جس میں شفقت موجزن تھی وہ نظر تو دیکھئے
ہاتھ پکڑا اور فرمایا "نہیں ہرگز نہیں"
مولوی ہو جائے گا اس سے نہایت خشمگیں
"میرے آنے کی جہاں میں غرض و غایت یہ نہیں
بھیجنے میں مجھ کو مولےٰ کی مشیت یہ نہیں"
ہائے یہ ایثار یہ شفقت یہ روحانی کمال
کیا زمانہ ایک بھی ایسی دکھائے گا مثال
ایک مدّت جو رہا کرتا نگاہ و دل پہ وار
بدکلامی ایک مدّت تک رہا جس کا شعار
قتل کی تاکید تک میں جو شہادت دے گیا
ہیں کہاں آئیں علمبردارِ اخلاقِ کمال
اور دیکھیں یہ ہے خاص الطاف ربّ ذوالجلال

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ-صادق محمد طاہر صاحب

جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب، مجالس سوال وجواب اور انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 19- تا 31- اگست 98ء

قسط-5

☆ شوگر کے مریض کے لئے شہد کا استعمال کس حد تک جائز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ شہد کی سینکڑوں قسمیں ہیں۔ اس سلسلہ میں چھان بین ہونی چاہئے۔ ملک ملک کا شہد پھر مختلف قسموں کی بوٹیوں کے تاثرات الگ الگ ہیں۔ مختلف موسموں کا شہد الگ تاثیرات والا ہوگا پھر ممکن ہے کہ بعض مریضوں کے لئے بعض اقسام کے شہد میں شفا ہو۔

☆ ایک بچے نے حضور انور سے پوچھا کہ آپ پاکستان سے ہجرت کرکے انگلستان تشریف لے گئے جرمنی کیوں نہیں آئے؟ بچے کو سمجھاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بیک وقت میں سب ملکوں میں اکٹھا نہیں جا سکتا تھا۔ اس زمانے کے حالات کے مطابق جرمنی کی سرزمین اس قابل نہیں تھی۔ انگلستان کے قوانین مجھے اجازت دیتے تھے۔ اس وقت لندن سب سے موزوں جگہ تھی مرکز بنانے کے لئے اس لئے وہاں ہم ٹی وی کا نظام چلا رہے ہیں جو یہاں جرمنی سے مشکل ہے۔

☆ ایک اور بچے نے نماز کے بعد تسبیحات 33'33 دفعہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضور انور نے مختصر جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روحانیت کے راز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جفت کی بجائے طاق عدد استعمال کرو اس لئے ہم ایسا کرتے ہیں۔

☆ اگر نیک خاندان جنت میں جائے تو کیا اس کے ممبر جنت میں اکٹھے ہو سکتے ہیں جیسے یہاں اکٹھے ہونگے؟ اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ ایک جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا جہنمی ہو گیا وہ نوحؑ کے ساتھ اٹھا کیسے ہوگا۔ ہاں جنتی جنت میں اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

☆ حضور انور کی نئی تصنیف جو انگریزی میں شائع ہوئی اس کا اردو ترجمہ کب ہوگا؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا جب ایسے اردو دان علماء مہیا ہو جائیں گے جو اس کے ہر مضمون سے واقف ہونگے۔ پاکستان کی جماعت مناسب آدمی ڈھونڈ لے۔ ضروری نہیں کہ وہ احمدی ہوں۔ دیکھیں جرمن جماعت پہلے ترجمہ کرواتی ہے یا پاکستان کی جماعت۔

☆ چاکلیٹ میں بعض دفعہ تھوڑی سی الکحل ہوتی ہے کیا وہ کھا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر پتہ چل جائے تو نہیں کھانی چاہئے۔

مجلس عرفان کے آخر میں احباب جماعت نے حضور انور کی اقتدا میں نماز مغرب اور عشاء ادا کی۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت ہمبرگ کی تعریف فرمائی کہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب مجالس یہاں منعقد ہوئیں ہیں اور ہمبرگ جرمنی میں اس پہلو سے پہلا نمبر لے گیا ہے۔

30- اگست بروز اتوار

حسب معمول آج بھی 23 خاندانوں کے 114 احباب نے بیت الرشید ہمبرگ میں اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ناصرات اور لجنہ کے ساتھ مجلس سوال وجواب

ملاقاتوں سے فراغت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک چھوٹے ہال میں تشریف لے گئے جہاں ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی نوجوان ممبرات کے ساتھ مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ تلاوت قرآن کریم (مع اردو ترجمہ) سے آغاز کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پرانے اور رگیدے ہوئے سوال نہ کئے جائیں جن کے جوابات بار بار دیئے جا چکے ہیں۔ بعض لوگ صرف سوال کی خاطر سوال کرتے ہیں۔ اس کے بعد باقاعدہ طور پر سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جن کے جوابات حضور نے آسان انداز میں ارشاد فرمائے جن میں سے چند ایک کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے مغربی لوگوں کے مذہب سے متعلق طرز عمل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مغرب میں جہاں جہاں بھی جاتا ہوں لوگ دلیلوں کو مان لیتے ہیں اور ہاں میں سرہلاتے ہیں مگر احمدیت قبول نہیں کرتے۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی دل میں دہریت گڑی ہوئی ہے۔

☆ ایک سوال یہ تھا کہ دنیا میں جتنے بھی غریب ممالک ہیں ان میں مسلمان ممالک کی تعداد زیادہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ سوال حقائق پر مبنی نہیں ہے کیونکہ دنیا میں امیر ترین ممالک مسلمان ممالک ہیں مثلاً مڈل ایسٹ کے ممالک کے پاس اتنے ذخائر ہیں کہ نوٹوں کی چاند تک آٹوبان (موٹروے) بنائی جا سکتی ہے۔ فرمایا غریب ممالک افریقہ کے ہیں' بنگلہ دیش میں غربت ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لمبے عرصہ کے لئے طوفانوں سے بچنے کے لئے وہ کام نہیں ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔ میں نے انہیں سمجھایا تھا کہ اگر Drainaging نہیں کروگے تو سخت نقصان ہوگا۔ اگر بنگلہ دیش والے Drainaging کرتے تو اس کی سڑکوں کی مشکلات بھی حل ہو جاتی تھیں مگر اکثر انسان عقل نہیں کرتے' اسی طرح حضور نے فرمایا کہ غریب ممالک کے غریب تر ہونے کی ایک وجہ ان کی لیڈر شپ کی بددیانتی بھی ہے۔

☆ کلوننگ کے متعلق دین کی تعلیم کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو یہ نئی مخلوق پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ قرآن شریف نے جو پیدائش کا طریقہ بتایا ہے اس کے خلاف ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں محبت ہوتی ہے مگر کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والی مخلوق ایک قسم کی کمپیوٹرائزڈ سی چیز بنے گی' انسانی جذبات سے عاری۔ اگر فوجیں بنائی جائیں تو کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنے ملک پر قبضہ کر لیں۔ کلوننگ ایسی چیز ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بہت بڑی سزا ملے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اسی کے ذریعہ سے ان کو سزا دی جائے۔

☆ جب کوئی انسان فوت ہو جاتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اسے پہلے بتا دیتا ہے؟ حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا نہیں' ضروری نہیں۔ بے شمار لوگ ہیں جو آئے دن مرتے رہتے ہیں' ان سب کو کب پتہ لگتا ہے۔ ہاں بعض لوگوں کو بتا بھی دیتا ہے۔ کئی لوگ مجھے پتہ ہے حادثات میں فوت ہوئے اور انہیں ایسی رؤیا آئی تھی۔ اللہ جن سے پیار کرتا ہے ان میں سے بعض کو خبر دے دیتا ہے۔

☆ ہمارے فلاسفی کے استاد کہتے ہیں کہ فلسفہ کا آغاز صرف یورپ سے ہوا ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بالکل غلط ہے' سو فیصد غلط ہے کیونکہ یورپ نے فلسفہ سب سے پہلے سپین کے مہاجروں سے لیا اور وہاں یونان سے آیا۔ یونان میں بڑے بڑے عقل والے فلاسفر تھے۔ جب فرڈیننڈ ازابیلا کی حکومت نے ان کو نکالا تو ان میں سے بہت سے یہود بھی تھے جو فلاسفر تھے۔ ان کے دیانتدار لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔

فرمایا اگر اس رستے کو چھوڑ بھی دیں تو سارا یورپ تسلیم کرتا ہے کہ ان کو فلسفہ دینے والے پلوٹو اور ارسطو تھے' یونان سے اس فلسفہ کا آغاز ہوا۔ اور بھی فلسفے تھے۔ ایک ہندو فلسفہ تھا جو وسط ایشیا سے آیا ہے۔ دنیا میں اور بھی فلسفے ہیں جو مل کر راہ پاتے رہے ہیں تو یہ دعویٰ ان کا بالکل لغو اور بے معنی ہے۔

☆ ایک بچی نے پوچھا کہ کیا احمدی لڑکیاں بال کاٹنے کا کام کر سکتی ہیں؟ حضور نے استفسار فرمایا کہ کیا اور کام نہیں ملتا؟ پھر فرمایا عورتوں کے بے شک کاٹیں مگر مکس نہیں لیکن ویسے بھی یہ اچھا کام نہیں ہے۔ مجبوری میں کر سکتی ہیں' ناجائز نہیں ہے۔

☆ احمدی لڑکیوں کو پیشہ کے طور پر کونسا شعبہ اختیار کرنا چاہئے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر شخص کے رجحانات الگ ہوتے ہیں۔ اس کے مطابق شعبہ اختیار کرو۔ ایسا شعبہ جس کے نتیجے میں عائلی زندگی خراب نہ ہو مثلاً ڈاکٹروں کی عائلی زندگی بیکار ہو جاتی ہے یعنی اگر مرد بھی ڈاکٹر ہو تو دونوں مصروف اور بچوں کی تربیت کا وقت نہیں ملتا۔

☆ فرعون نے جو لڑکوں کو قتل کرنے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا اس میں حضرت موسیٰؑ تو بچ گئے تھے مگر حضرت ہارونؑ کیسے بچے تھے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ عمر میں حضرت ہارون تھوڑے سے بڑے تھے اور بچوں کے قتل کا فیصلہ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں ہوا ہے اور فرعون کے وقت میں سارے بچے قتل نہیں ہوتے تھے۔ اگر قتل ہوتے تو ساری نسل ماری جاتی تھی اس لئے یہ محض غلط تصور ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ دیگر پیشہ جات والے پتھیرے وغیرہ موجود تھے جو کام کیا کرتے تھے۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے کہ جس کو وہ مارنا چاہتا تھا اسی کے گھر میں اس کو پناہ ملی۔

☆ جو بچے بہت زیادہ بدتمیز ہو جائیں ان کی تربیت کیسے کی جا سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا بدتمیز ہونے سے پہلے کرنی چاہئے۔ اس کے بعد کیسے تربیت کر سکتے ہیں مجلس اطفال الاحمدیہ' مجلس خدام الاحمدیہ جس حد تک ممکن ہو سکھا سکتی ہے سکھائے گی مگر گھروں میں بھی صحیح تربیت ہونی چاہئے۔

☆ ایک دہریہ کو کیسے سمجھایا جائے کہ دنیا کو بنانے والا ایک خدا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دہریہ ہونے کی وجہ الگ الگ ہے۔ کوئی شخص کسی وجہ سے نہیں مانتا' کوئی کسی وجہ سے نہیں مانتا۔ اس لئے جب تک وجہ معلوم نہ ہو مشکل ہے مثلاً دہریہ ماحول میں پیدا ہونے والا یا اور وجوہات۔ اس بارے میں میری کتاب سے استفادہ کریں۔

اس کتاب کی افادیت سے متعلق حضور نے فرمایا لنڈن میں ہمارے علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ نے پڑھنے کے بعد کہا کہ میرا دل اس یقین سے بھر گیا ہے کہ خدا ہے۔ اس لئے دعا کریں کہ جلد اس کا جرمن ترجمہ ہو جائے۔ اس لئے وہ آپ کے کام آ سکتا ہے ساری کتاب ضروری نہیں کہ سمجھ آ جائے البتہ بہت سی باتوں کی سمجھ آ سکتی ہے۔

☆ کیا سائنس کی کوئی حد نہیں ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی حد نہیں۔ کائنات کی کوئی حد نہیں اور خدا تعالیٰ کے قوانین کی بھی کوئی حد نہیں۔ فرمایا جتنا کسی قانون میں یہ ڈوبتے ہیں تو آگے اور دنیا نظر آنے لگتی ہے اور یہ سلسلہ ختم نہ ہونے والا ہے۔ تو اللہ کی کائنات کی کوئی حد نہیں اور سائنس اس کائنات کے مطالعہ کو کہتے ہیں تو جس کا مطالعہ کرنا ہے اس کی کوئی حد نہیں تو سائنس کی حد کیسے ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ انسانی دماغ کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے مقابل پر کوئی کمپیوٹر' کوئی مشینری اس کے قدموں کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

☆ حضور انور سے درخواست کی گئی کہ ایک افغان بچی کچھ کہنا چاہتی ہے۔ حضور کے استفسار پر بتایا کہ چھ ماہ قبل احمدی ہوئی تھی۔ پھر اس نے کہا کہ میں نئی احمدی ہوں میرے لئے دعا کریں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں احمدیت پر قائم رہ سکوں اور جماعت کے لئے کچھ کام بھی کر سکوں۔ تو حضور نے فرمایا میں دعا بھی کروں گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس کی ریکارڈنگ سنیں اور جرمن ترجمہ کے ساتھ جو مجالس کی ریکارڈنگ ہے وہ بھی سنیں۔

☆ دنیا کی کوشش ہے کہ آبادی کی شرح کم ہو جائے اس کے لئے یہ کئی طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ان کی کوششوں کے باوجود آبادی بڑھ جائے؟ حضور نے فرمایا کہ بڑھ رہی ہے۔ امریکہ والے خود بڑھا رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی اولاد کی کثرت کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ اللہ کا کام ہے۔ آبادیوں کے نتیجے میں جس طرح سمندروں کے پانی ایک دوسرے سے مل کر ایک ہو جاتے ہیں اسی طرح مختلف ممالک میں مختلف کلچر ملتے ہیں۔ آپ تو مذہب کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں مگر اور بھی بہت سے ایسے مہاجر ہیں جو دنیا کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں اس لئے یہ اللہ کے طریق ہیں۔

☆ دین فلاسفرز کی تعلیم کے بارے میں کیا کہتا ہے مثلاً افلاطون اور ارسطو' اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ افلاطون اور ارسطو کی بنیادی تعلیم ان باتوں سے دور نہیں جو دین کہتا ہے بلکہ حیرت انگیز طور پر ان کے اندر سچائی پائی جاتی ہے۔ یورپ کے لوگ آج تک ان کے فلسفے سے آزاد نہیں ہو سکے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ ایسی کتابیں لکھ گئے ہیں جن کے مقابل پر یہ نہیں لکھ سکتے اس لئے قرآن ان کے حق میں ہے ان کے خلاف نہیں۔

قریباً ایک گھنٹہ یہ مجلس جاری رہی اس کے بعد حضور انور دوسرے ہال میں تشریف لائے جس کو بیت الذکر بنایا گیا ہے۔ امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو مخاطب کر کے حضور نے اس مجلس پر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا ماشاء اللہ بڑے اچھے دماغ ہیں اور یہ آپ کے اچھے مستقبل کی علامت ہے۔

دوسرے ہال میں بچوں اور بچیوں کی خاصی تعداد موجود تھی چونکہ حضور کو بتایا گیا تھا کہ اردو کلاس کی طرز پر مجلس ہو گی لہذا حضور انور نے فرمایا کہ اردو کلاس میں اتنے زیادہ بچے تو نہیں ہوتے البتہ آپ جو اچھی تلاوت کرنے والے اور اچھی نظم پڑھنے والے ہیں وہ نمونہ کے طور پر کچھ سنا دیں۔ اس پر بعض بچوں اور بچیوں نے تلاوت کی اور بعض نے نظمیں سنائیں جن پر حضور انور ساتھ ساتھ تبصرے فرماتے رہے۔

اس مجلس کے اختتام پر حضور انور نے نماز ظہر وعصر پڑھائی اور اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔ شام چھ بجے ہمبرگ سے کولون کے لئے روانگی تھی۔ روانگی سے قبل سینکڑوں احباب کو اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں سے مرد احباب کو مصافحہ سے نوازا اور خواتین کو بھی السلام علیکم کی دعا دی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے ازراہ شفقت مختلف خدمات بجالانے والے کارکنان کی خواہش پر ان کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں اور کولون کے لئے عازم سفر ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات ساڑھے دس بجے احمدیہ مشن ہاؤس "بیت النصر" کولون میں ورود فرما ہوئے جہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

31-اگست بروز سوموار

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حسب معمول کولون کے علاقہ کے بعض احمدی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آج 15 خاندانوں کے 60۔افراد نے یہ سعادت حاصل کی۔

جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

آج شام سوا چھ بجے کولون مشن ہاؤس میں جرمن احباب کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض حسب سابق مکرم برادرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے سرانجام دیئے۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمے کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جن میں بعض سوال اور ان کے جوابات خلاصۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

☆ مذاہب کا مقصد کیا ہے؟ اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ تمام مذاہب کا مقصد انسان کو خدا کی طرف اور انسانیت کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔

☆ ایک اور سوال جو مذہب کے معاملے میں جبر جائز نہیں اور سب اپنے Choice میں آزاد ہیں' کے حوالے سے کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ماننے والا اور نہ ماننے والا سب آزاد ہیں۔ ایمان میں جبر جائز نہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خدا کو بھی جواب دہ نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو خدا کو بہرحال جواب دہ ہیں۔

☆ قیامت کے دن ابلیس کے ساتھ کیا سلوک ہو گا؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابلیس کا لفظ کئی لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے جیسے وہ اکیلا آدمی ہے اور وہ اس وقت کا ہے جب آدم ہوئے تھے۔ قرآن کریم کے مطابق کسی بھی نبی کے وقت جو شخص اس نبی کے خلاف کھڑا ہو' ایمان نہ لائے وہ ابلیس کہلائے گا۔ وہ اپنے اعمال کا آخرت میں جوابدہ ہے اور وہ واحد شخص نہیں ہے۔

☆ آپ صوفی ازم کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا احمدی صوفی شیخ کو قبول کر سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ مذہب کے ابتدائی دور میں آپ کسی صوفی کے بارے میں ذکر نہیں سنیں گے۔ جب لوگ مذہب پر عمل کرتے ہیں تو کسی صوفی ازم کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ لوگ جو مذہب کو بغیر اس کی روح کے اپناتے ہیں اور لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ان کے اس عمل کے خلاف رد عمل پیدا ہوتا ہے۔ بعض لوگ مذہب سے دور جا پڑتے ہیں ان کے خیال کا انکار کر دیتے ہیں اس طرح آغاز میں مختلف فرقے بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے یہودی سوسائٹی کو ایسا ہی پایا جبکہ وہ شریعت کے ظاہری الفاظ پر عمل کر رہے تھے اور روح کو بھلا بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے اس روح کی طرف ان کی راہنمائی کی اور بعد میں حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے بھی دو گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ ایسے تھے۔ جو ظاہر پرست ہو گئے اور بعض جو روح پر گئے۔ جیسے سینٹ پال نے ان تمام باتوں کا انکار کیا جو حضرت عیسیٰؑ کرتے آ رہے تھے۔

☆ ایک سوال عورتوں کے بارے میں تھا کہ آپ کے معاشرے میں ان کا کیا کردار ہے۔ پاکستان کی سوسائٹی میں وہ آزاد نہیں۔ ہمارا میڈیا بہت منفی تصویر پیش کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ سوال ہے جو یورپ میں حضور انور سے سب سے زیادہ پوچھا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہو جس میں یہ سوال نہ کیا گیا ہو۔ حضور انور نے مختلف مواقع پر اس کے مختلف جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔ اس مجلس میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ سچ سننا چاہتے ہیں تو سنیں کہ عورتیں تمام معاشروں میں ایک جیسی ہی ہیں۔ تمام سوسائٹیوں میں ایک بڑا حصہ عورتوں سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسے انگلستان میں ٹی وی پر پروگرام دکھائے جاتے ہیں کہ ایک طبقہ عورتوں سے صحیح سلوک نہیں کرتا۔ اس میں مذہب کا قصور نہیں' ایسے لوگ کسی مذہب پر بھی عمل پیرا نہیں ہوتے۔ یہی صورت پاکستانی سوسائٹی کی ہے اور دنیا کی دیگر سوسائٹیوں کی ہے۔ امریکہ میں مرد شراب پی کر عورتوں سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ اگر آپ سب معاشروں کا مطالعہ کریں آپ کو یہی نظر آئے گا کہ عورتوں سے صحیح سلوک نہیں ہو رہا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ احمدیت میں عورتیں آزاد ہیں۔ ہم ان پر کسی قسم کی زبردستی نہیں ٹھونستے لیکن ان کے دلوں کو ایک چیز اپیل کرتی ہے کہ وہ ایک Way of Life کو اپنائے ہوئے ہیں۔ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں' اعلیٰ عہدوں کو اختیار کر سکتی ہیں لیکن وہ معاشرے کی گندی نظر سے اپنے کو بچا کر رکھیں۔ ہم احمدی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم حقیقی دین کو اپنائے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ ایک دفعہ اوسلو (ناروے) میں ایسی ہی سوال و جواب کی میٹنگ میں اس وقت (حضرت سیدہ) آصفہ بیگم مرحومہ زندہ تھیں۔ ایک عورت نے جو اپنے آپ کو بہت بڑی عیسائی ثابت کر رہی تھی دین میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں سوال اٹھایا۔ میرے جواب پر سب موجود افراد نے میری تائید کی اس پر وہ اوپر میری بیگم کے پاس چلی گئی اور کہنے لگی کہ او غریب عورت تمہارا خاوند تمہیں قید رکھتا ہے تم سے اچھا سلوک نہیں ہو رہا۔ تمہیں نیچے بھی نہیں جانے دیا۔ وہ یہ سب سن کر حیران ہوئیں اور جواب دیا کہ میں اپنی مرضی سے ہی نہیں گئی میرا ارادہ نہیں تھا۔

☆ آپ کا ابارشن اور برتھ کنٹرول کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ برتھ کنٹرول یہ ہے کہ ابھی بچے کا سفر نہ شروع ہوا ہو اور ابارشن یہ ہے کہ بچے کا ماں کے رحم میں آغاز ہو جائے' بڑھنا شروع کر دے اس کو گرائیں تو ابارشن ہے احمدیت کے نزدیک اگر برتھ کنٹرول صرف اس وجہ سے کیا جائے کہ لوگوں کو کھانے کے لئے نہیں ملے گا تو دین اس بات کی مذمت کرتا ہے اور اس سے منع فرماتا ہے۔ لیکن بعض دیگر وجوہات کی بنا پر برتھ کنٹرول سے منع نہیں کرتا۔ آغاز اسلام میں لوگ برتھ کنٹرول کرتے رہے۔ عربی میں اس کو عزل کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے مطابق خدا تعالیٰ دو چیزوں کو ڈیزائن کرتا ہے۔ (1) خوراک کو پیدا کرتا ہے۔ (2) نوع انسان کو پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا کوئی کام عقل کے خلاف نہیں اور تاریخ انسانی اس بات کی تائید کرتی ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کہ مخلوق کا بڑھ جانا خوراک کو کم کرنے کا موجب ہو گا۔ ماڈرن وقت میں ہمیشہ سے کافی غذا تمام انسانیت کے لئے موجود رہی ہے۔ بعض ملک پہاڑوں کے برابر خوراک پیدا کرتے ہیں مگر جانتے نہیں کہ کیا کریں۔ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں کے لوگ جانتے نہیں کہ خوراک کیسے پیدا کریں۔ بہرحال خوراک ہمیشہ سے تمام دنیا کے لئے کافی ہے۔ یورپ میں ایک وقت تھا کہ پہاڑوں کے برابر Beef تھا' انڈے' مکھن سب کچھ تھا لیکن جانتے نہیں تھے کہ کیا کریں اس وقت بعض لوگ بھوک سے مر رہے تھے' ان کو سامان نہ بھجوایا گیا۔ اور یہ بات تمام زمانوں پر لاگو ہو گی کہ ہر زمانے میں (دیگر ممالک میں) کافی خوراک رہی ہے لیکن روابط کی کمی کی وجہ سے ان ضرورت مندوں تک نہ پہنچ سکی۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ ایتھوپیا اور سوڈان میں آج بھی وہی غمگین کہانی دہرائی جا رہی ہے کہ بعض جگہ بہت زیادہ ہے' بعض میں نہیں ہے۔ اور امریکہ کی خوراک کی مدد صرف ان غریب ممالک تک پہنچتی ہے جو اس کی طاقت کو قبول کر لیتے ہیں۔ جو قبول نہیں کرتے وہ بے شک بھوکے مریں انہیں کوئی پرواہ نہیں۔ یہ مسئلہ زیادہ آبادی کی وجہ سے نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف خوراک کی کمی کے خیال سے برتھ کنٹرول منع ہے دیگر وجوہات کی بنا پر ممکن ہے جیسے عورت کی صحت' بچوں کی صحت وغیرہ۔

اس کے بعد ابارشن کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کے مطابق ابارشن شروع میں ممکن ہے جبکہ بچے کو اس کی خاص شناخت نہ دی گئی ہو۔ یہ ابتدائی ساڑھے چار ماہ کا عرصہ ہے۔ اس کے بعد اچانک بچہ آزاد روح حاصل کر لیتا ہے یا ماں یہ محسوس کرے کہ یہ وزن اٹھانا اس کے لئے ممکن نہیں تو ڈاکٹر کے پاس جا سکتی ہے۔ لیکن جب بچہ آزاد شناخت حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت دین کا رویہ ابارشن کے خلاف ہے۔ اس وقت بھی اگر ڈاکٹر بتائے کہ تمہاری زندگی خطرہ میں ہے تب دین ایسے ابارشن سے منع نہیں کرتا لیکن دیگر وجوہات اس وقت جبکہ بچہ مکمل ہو اور آزاد شناخت حاصل کر لے ان کو دین اہمیت نہیں دیتا اور ایسی وجوہات کو قبول نہیں کرتا۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیل یوسف صدیقی صاحب

میرے چند احمدی دوست

جناب خلیل یوسف صدیقی صاحب کا تعلق حیدر آباد دکن ہندوستان سے ہے۔ تقسیم ہند کے وقت وہ علی گڑھ میں زیر تعلیم تھے۔ پاکستان میں اردو ادب کے مشہور ناول نگار نسیم حجازی کے اخبار کوہستان کے مینجنگ ایڈیٹر رہے۔ ایک عرصہ تک ٹورانٹو میں پاکستان رائٹرز فورم کے ڈائریکٹر اور ماہنامہ ملاقات کے مدیر معاون رہے۔ آج کل ماہنامہ سخنور کے معاون مدیر اور ہفت روزہ پاکستان اسٹار' ٹورانٹو کے مشہور کالم نگار ہیں۔ ان کی شاعری اور نثر دونوں کو یہاں کے ادبی حلقوں میں بڑی وقعت حاصل ہے۔ جناب صدیقی صاحب ٹورانٹو کی مرنجاں مرنج شخصیت ہیں۔ لاہور میں بیس سال قیام کیا۔ اس دوران اپنے چند احمدی دوستوں سے متعلق ان کا پر لطف تذکرہ نذر قارئین ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ احمدیہ گزٹ ٹورانٹو کینیڈا۔ اپریل 1998ء)

پاکستان میں جولائی 1951ء سے قبل مجھے احمدی عقائد اور لوگوں کے متعلق بہت کم علم تھا۔ حیدر آباد دکن میں مجھے صرف اتنا یاد ہے جبکہ میرے دادا کے دوست نواب اکبر یار جنگ احمدی تھے اور نواب صاحب کے صاحبزادے مجھے مڈل سکول میں پڑھایا کرتے تھے۔ نواب رشید صاحب ہمارے محبوب ترین استادوں میں تھے۔ ان کی شکل و صورت اخلاق وغیرہ بہت ہی اچھے تھے۔ پھر جب میں مسلم یونیورسٹی چلا گیا تو وہاں "لے کے رہیں گے پاکستان" کا اتنا زور تھا کہ کسی کو اس کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا تھا۔ 1951ء میں کراچی' پاکستان آیا تو بھی کچھ پتہ نہ چلا کہ احمدی کون ہیں اور ان کے عقائد کیا ہیں پھر 1954ء میں لاہور میں جنرل اعظم خاں والا مارشل لاء لگا تو پتہ چلا کہ ختم نبوت والوں نے احمدیوں کے خلاف تحریک چلائی تھی۔ تب کچھ احمدیوں کے متعلق پڑھا کہ ان کے عقائد کیا ہیں۔ بہرحال میں مسلمانوں کی ان فرقہ بندیوں اور عقائد سے کبھی بھی متاثر نہ ہو سکا۔ 1962ء میں میرا تقرر لاہور ہوا اور میں اپنی بیوی کے ساتھ ترک سکونت کر کے لاہور آ گیا۔ کچھ دن اپنے ہمزلف کے ہاں لاہور کینٹ میں رہے۔ پھر چوبرجی پر رام گلی میں ایک مکان کرایہ پر مل گیا۔ ہمارے پڑوس میں مولانا کوثر نیازی صاحب رہا کرتے تھے اور سڑک کے دوسری طرف ایک ہومیو پیتھی ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کا مطب تھا۔ یہ ڈاکٹر صاحب بڑے با اخلاق اور شریف النفس آدمی تھے۔ میں کبھی کبھار شام کو ان کے مطب میں چلا جاتا ادھر ادھر کی گپ شپ ہوتی۔ معلوم ہوا کہ وہ احمدی ہیں لہذا محلے والے ان سے علاج کم کرواتے تھے مگر نہ صرف مجھے بلکہ میری بیوی کو بھی وہ بزرگ اچھے لگے' چنانچہ ہماری راہ و رسم کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی۔ ان کے ہاں ایک شاعر آیا کرتے تھے جن کا نام قمر اجنالوی تھا۔ ان کی سنجیدہ طبیعت' اخلاق اور ذوق مطالعہ نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اور پھر ہم میں ایسی دوستی ہو گئی کہ ان سے مرتے دم تک قائم رہی۔ قمر اجنالوی صاحب بھی احمدی تھے۔ حالات نے کچھ ایسا رنگ اختیار کیا کہ بعد میں قمر اجنالوی صاحب سے میرے گھروں جیسے روابط ہو گئے۔ ہاں تو ذکر ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کا ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب بہت فراخ دل اور روشن خیال آدمی تھے۔ ان سے میں نے احمدی عقائد کے متعلق بہت کچھ سیکھا۔ وہ اپنا لٹریچر تو ایک طرف رہا۔ میرے لئے خاص طور سے ربوہ کی مرکزی لائبریری سے "حیات طیبہ" نامی ایک کتاب بھی لے آئے جو شیخ عبدالقادر سابق سوداگر مل کی لکھی ہوئی تھی جس میں مرزا صاحب کی زندگی' جماعت احمدیہ کے عقائد اور مرزا صاحب کی تعلیم وغیرہ کی پوری تاریخ تھی۔ اور یہ ڈاکٹر عبدالقادر ہی کا فیض محبت تھا کہ مجھے احمدیوں سے کم علمی کی بناء پر جو مخالفت تھی وہ نہ رہی۔ پھر ان ہی کے ساتھ میں جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب سے بھی ملا اور احمدی دوستوں سے بھی ملاقات رہی تحریک کے علمبرداروں کو بھی قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ لاہور میں اس زمانے میں ریواز گارڈن کے پرانے مکانوں میں احمدی برادری گاہے بگاہے "دعا" کے لئے جمع ہوتی تھی۔ ایک دن میں بھی ڈاکٹر عبدالقادر کے ساتھ چپکے سے اس "دعا" میں شریک ہوا کہ دیکھیں یہ لوگ کرتے کیا ہیں اور وہاں بھی مجھے کوئی حیران کن بات نظر نہ آئی جس کے میں قصے سنا کرتا تھا کہ یہ لوگ "دعا" کے نام پر جمع ہو کر ملک و قوم کے خلاف اسکیمیں بنایا کرتے ہیں!

میں لاہور میں دو مشترک برطانوی کمپنیوں کا ڈویژنل مینیجر تھا۔ کاغذ اور پرنٹنگ کے متعلق تمام چیزوں میں ہماری کمپنیاں سودے طے کرتی تھیں۔ اسی کاروباری تعلق سے میں پنجاب یونیورسٹی میں قائم "اردو ڈکشنری بورڈ" بھی جایا کرتا تھا۔ لاہور میں ہماری کمپنی کو ایک سیلزمین کی ضرورت پڑی جو سرکاری محکموں میں خاص طور پر جیسے ریلوے کے محکمہ سے ہمارے بزنس کو بڑھا سکے۔ امین الرشید ہاشمی نامی ایک نوجوان جو آخر میں منتخب ہوئے وہ بھی حسن اتفاق سے احمدی نکلے۔ ہاشمی صاحب 1964ء سے 1969ء تک یعنی جب تک ہماری کمپنیاں باقی رہیں میرے ساتھ رہے۔ نہایت ایماندار' نہایت شریف النفس اور سلیم الطبع آدمی تھے۔ ایک بار ان کی فیملی بھی ہم لوگوں کے ساتھ بذریعہ ٹرین کراچی گئی' سفر میں لوگوں کی اصلیت کا زیادہ اندازہ ہوتا ہے' ہاشمی صاحب کی بیگم اور والدہ وغیرہ اتنے مہذب اور بالحاظ تھے کہ ہماری بیوی اور بچے سب بہت متاثر ہوئے کہ ایسے اچھے لوگ کم ہی ملتے تھے۔ اکتوبر 1969ء میں جب ہماری کمپنیوں نے پاکستان کو خیرباد کہا تو ہاشمی صاحب کچھ عرصہ کے لئے بیکار رہے۔ بعد میں ان کو فیصل آباد میں ملازمت مل گئی۔ وہ جب کبھی لاہور آتے تو ہمارے گھر ضرور آتے اور کبھی خالی ہاتھ نہ آئے' مٹھائی پھل اور ایسی ہی سوغاتوں سے لدے پھندے آتے۔

میں نے جب اخبار کوہستان کا چارج سنبھالا تو ورثے میں فیض احمد ظفر بھی ملے جو وہاں چیف اکاؤنٹنٹ تھے' میں چیف ایگزیکٹو تھا اس لئے ان کا میرا ہر دم کا ساتھ تھا' وہ میرے دست راست تھے اور معتمد خاص بھی' پڑھے لکھے' نہایت منظم' سلجھے ہوئے انسان تھے' بدقسمتی سے کوہستان جنرل یحیٰی خان کی عنایت سے بلکہ امریکن دباؤ سے جماعت اسلامی کو فروخت کر دیا گیا۔ یہ شاید 1970ء کے انتخابات سے کچھ سال بھر پہلے کی بات تھی۔ فروخت کی شرائط میں ایک خصوصی شق یہ تھی کہ خریدار یا جماعت اسلامی کوہستان کی تینوں شاخوں یعنی لاہور' پنڈی اور ملتان میں کام کرنے والوں کو بغیر کسی ثابت شدہ الزام کے ایک سال تک نہ نکال سکتے ہیں نہ ہی ان کا تبادلہ کر سکتے ہیں اور نہ ان کی تنخواہ روک سکتے ہیں نہ اس میں کسی قسم کی کٹوتی کر سکتے ہیں۔ خریداری کے اس معاہدے پر جو ملازمین اور خریدار کے درمیان ہوا تھا دستخط بطور گواہ خصوصی کروائے گئے تھے تاکہ میں اس معاہدے پر عملدرآمد کروا سکوں اور اس کی نقل فیض احمد ظفر کے پاس بطور امانت رکھی گئی تھی کیونکہ کوہستان کی تینوں برانچوں کے اکاؤنٹس میرے اور ظفر صاحب کی تحویل میں ہوا کرتے تھے' ظفر صاحب مجھے ہر ہفتے پابندی سے تینوں برانچوں کے ٹرائیل بیلنس دیا کرتے اور مجھے خبر رہتی کہ کہاں کتنا بزنس ہو رہا ہے' کیا آمدنی ہے' کیا خرچ ہے۔ مگر ظفر صاحب کی ایک بات ہمارے نئے مالکوں کو بہت کھل رہی تھی کہ وہ احمدی تھے!

جماعت اسلامی نے اس اخبار کو اپنے ایک ذیلی ادارے اتحاد پبلیکیشنز کے توسط سے خریدا تھا جس کے مینجنگ ڈائریکٹر رانا اللہ داد (رانا موٹرز والے) اور چیئرمین بریگیڈیئر گلزار صاحب تھے۔ رانا اللہ داد ویسے گریجویٹ انجینئر تھے مگر جماعت اسلامی کی وابستگی نے ان کی انجینئرنگ کو زنگ لگا دیا تھا اور وہ جماعت اسلامی لاہور کے قیم ہونے پر زیادہ مطمئن تھے۔ چونکہ مولانا سید ابوالاعلی مودودی صاحب سے میرے خاندانی مراسم تھے۔ لہذا وہ میرے "ہندوستانی انگریز" ہونے کو برداشت کر لیتے تھے۔ مگر فیض احمد ظفر کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور رانا صاحب اکثر مجھ سے کہتے کہ "صدیقی صاحب! انوں کڈو یار مرزئی ساڈے وچوں چنگا نئی لگدا اے" "یعنی ہم میں یہ مرزائی اچھا نہیں لگتا۔ میں کہتا رانا صاحب یہ پڑھا لکھا ایماندار اور باصلاحیت آدمی ہے پھر معاہدے کے مطابق آپ اس کو سال بھر ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے تو رانا صاحب ٹھنڈی سانس بھر کر چپ ہو جاتے۔

دسمبر 1970ء میں انتخابات ہونے والے تھے کہ جماعت اسلامی نے یکایک ملازمین کی تنخواہ کی مد میں ہر ماہ ان کی طرف سے جو پیسے جمع تھے نکال لئے اور مجھے کہا کہ اسٹاف کی تنخواہ 11/12 تاریخ کو یعنی الیکشن کے بعد دیں۔ مجھے سخت غصہ آیا کہ غریب کاتب' پریس کے ملازمین اور چھوٹی تنخواہ والے تو ایک دن بھی انتظار نہیں کر سکتے ہیں اور جماعت اسلامی والے چاہتے ہیں کہ اخبار نکلتا رہے۔ ملازمین بھوکے مریں یا جیئیں ان کی بلا سے۔ دوسرے دن جماعت اسلامی کے دفتر اتحاد پبلیکیشن سے کوئی بیس تیس ہزار کا ایک چیک آیا کہ یہ جمع کر کے اخبار کے لئے کاغذ خرید لیجئے۔ میں نے ظفر صاحب سے کہا کہ اسے جمع کر کے اس رقم سے چھوٹے ملازمین کی تنخواہیں دے دیجئے۔ ظفر صاحب نے میرے حکم کی تعمیل کر دی۔

جماعت کے مخبرین نے اس کی خبر رانا صاحب کو پہنچا دی تو انہوں نے قلعہ گوجر سنگھ کے تھانے میں فیض احمد ظفر کے خلاف "امانت میں خیانت" کرنے کا سنگین الزام لگا کر کیس رجسٹر کروا دیا۔ صبح مجھے خبر ہوئی تو میں خود تھانے گیا اور انہیں بتایا کہ اصل مجرم تو میں ہوں میرا نام بھی فرد جرم میں شامل کیا جائے۔ یہ تحریری بیان دے کر میں نے سیشن کورٹ سے اپنی اور ظفر صاحب کی ضمانت قبل از گرفتاری کروائی اور رانا صاحب کے نام پر نیوز پرنٹ خرید کر اخبار نکلوا دیا۔ دو چار دن بعد یعنی چھ دسمبر کے انتخابات ہوئے تو جماعت اسلامی کے صدر میاں طفیل محمد صاحب کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ ان کی ضمانت تک ضبط ہو گئی اور پھر رانا صاحب اور جماعت اسلامی کو اس مقدمے کو واپس لے لینا پڑا۔ دو ماہ بعد جیسے ہی 12 ماہ کی مدت مکمل ہوئی تو ان کا پہلا ہدف فیض احمد ظفر تھے' جو بعد میں شاہ تاج شوگر ملز کے چیف اکاؤنٹنٹ تھے۔ لیکن ہمارے تعلقات میں کبھی کوئی فرق نہ آیا۔

احمدی دوستوں میں سے قمر اجنالوی صاحب سے میرا خاص تعلق رہا ہے میں نے قمر صاحب کے ساتھ مل کر کئی غزلیں اور نظمیں لکھی ہیں۔ افسوس کہ وہ سرمایہ ان کے پاس تھا جو ان کی موت کے بعد جانے کہاں چلا گیا اور میں ان کے انتقال سے تین سال قبل ہجرت کر کے یہاں چلا آیا تھا۔ قمر اجنالوی صاحب نے اپنے مشہور ناول "دھرتی کا سفر" جو دو جلدوں میں شائع ہوا ہے' اسے میرے نام معنون کر کے ادب کی دنیا میں مجھے بھی اپنے ساتھ "امر" بنا دیا۔ میں نے ان کی یاد میں دو چار شعر لکھے ہیں وہ کسی اور موقعہ پر نذر کروں گا۔

اپنی طالب علمی کے زمانے میں یعنی جب میں ایم۔اے اور ایل ایل بی کر رہا تھا ایک مرنجان مرنج احمدی بزرگ کی شفقت بھی میرے شامل حال رہی وہ تھے جناب عبداللہ خاں صاحب جو اس زمانے میں پاکستان کے کسٹوڈین جنرل تھے اور کرکٹ کے بڑے سرپرستوں میں سے تھے۔ میرے علی گڑھ کے ساتھیوں میں سے ایک اور جونیئر ساتھی تھے جن کا نام سمیع ہوا کرتا تھا جو عبداللہ خاں صاحب کے پی اے تھے۔ میں ریاض علوی مرحوم' شامی اور کئی کرکٹ کے کھلاڑی سمیع کے توسط سے عبداللہ خان صاحب سے متعارف ہوئے اور ان کی کرکٹ ٹیم سے ہمیں کھیلنے کا شرف حاصل ہوا۔ جس دن کرکٹ کا میچ ہوتا عبداللہ خان صاحب سارا دن موجود

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم شہزاد صاحب

ہوا سے چلنے والی کار

ہوا کھانا اردو کا محاورہ ہے۔ اور اسے طنزیہ معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے مگر ہمیں امریکیوں کی معاملہ فہمی اور پاکستانی مسائل سے آگہی کی داد دینی پڑتی ہے کہ وہ نہ صرف ہمارے طنزو مزاح کی تہہ تک پہنچ گئے بلکہ "ہوا کھانے" والے محاورے کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ حقیقت کی شکل دینے میں بھی کامیاب ہو گئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ہوا سے چلنے والی کار ایجاد کر لی ہے۔

یہ کوئی طنزیا مذاق نہیں ہے بلکہ ڈاک کی ترسیل کرنے والی گاڑی ہے جو آج کل واشنگٹن یونیورسٹی، سٹیل کے گردو نواح میں مٹرگشت کرتی نظر آتی ہے۔ اس کے دائیں اور بائیں جانب جلی حروف میں "ایل این 2000" (LN 2000) لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کے پچھلے حصے میں نصب بلند اخراجی پائپ سے سفید دھواں خارج ہوتا ہے جو لمحے بھر میں تحلیل ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ گھبرایئے نہیں، یہ سفید دھواں کوئی آلودگی یا مضر صحت گیس نہیں بلکہ نائٹروجن ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ ہوا مختلف گیسوں کا آمیزہ ہے جن میں نائٹروجن کی مقدار سب سے زیادہ یعنی 78 فیصد ہے۔ دوسرے نمبر پر آکسیجن گیس ہے جو کہ ہوا میں تقریباً 21 فیصد پائی جاتی ہے گویا فضا میں نائٹروجن گیس ہی کی حکمرانی ہے۔ مذکورہ گاڑی ایل این 2000 میں ایل این سے مراد ہے مائع نائٹروجن (Liquid Nitrogen) 2000 کا ہندسہ غالباً اس لئے دیا گیا کہ ایسی گاڑیاں مستقبل (یعنی اکیسویں صدی) میں عام ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔

دیکھنے والوں کی نظر میں "ایل این 2000" ایک نئی ایجاد ہے مگر اس ایجاد کا اصول، صدیوں پرانا ہے۔ سائنس کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اشیاء سرد ہونے پر سکڑتی ہیں اور گرم ہونے پر پھیلتی ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ مائع کی نسبت گیس کا حجم بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ زبردست دباؤ اور انتہائی سرد ماحول (منفی 320 درجے فارن ہائیٹ) کے تحت نائٹروجن کو مائع حالت میں تبدیل کر کے رکھا جاتا ہے۔

مائع نائٹروجن سے بھرا سلنڈر ایل این 2000 کے عقبی حصے میں رکھا ہوتا ہے۔ ایک پتلے اور حاجز (Insulator) پائپ کے راستے، یہ سلنڈر حرارتی تبادلے کے خانے یا پرائمری ہیٹ ایکس چینجر سے مربوط ہوتا ہے۔ اس کی شکل گاڑی کے ریڈی ایٹر جیسی ہوتی ہے اور یہ بیرونی ہوا (یعنی اطراف کے ماحول) سے حرارت جذب کرتا رہتا ہے۔ جب مائع نائٹروجن یہاں سے گزرتی ہے تو اس کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور یوں وہ اپنی ہیئت تبدیل کر کے گیس کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب کوئی مائع گیس میں تبدیل ہو گا تو پھیلے گا بھی۔ اور اگر پھیلنے کے لئے جگہ نہ ملے تو وہ گیس اپنا دباؤ بڑھا دے گی۔ ایل این 2000 میں جب نائٹروجن کی حالت تبدیل ہوتی ہے تو دباؤ بڑھ کر 150 پی ایس آئی (P.S.I.) تک پہنچ جاتا ہے۔

زبردست دباؤ کی حامل نائٹروجن گیس، ایک اور پائپ کے ذریعے، گاڑی کے تقریباً وسط میں لگی ہوائی موٹر میں جا پہنچتی ہے۔ دیکھنے میں یہ ہوائی موٹر (Air Motor) کسی بھاپ کے انجن کی طرح نظر آتی ہے اور اسی اصول پر کام بھی کرتی ہے۔ اعلیٰ دباؤ والی گیس اس موٹر کو گھماتی ہے اور گاڑی میں حرکت کا باعث بنتے ہوئے آگے بڑھ جاتی ہے۔

اس کے بعد یہ گیس اخراجی راستے پر گامزن ہو جاتی ہے لیکن خارج ہونے سے پہلے اسے ایک اور حرارتی تبادلے کے خانے یعنی سیکنڈری ہیٹ ایکس چینجر سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کا کام بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ یہاں سے گزرنے والی نائٹروجن گیس خاصی گرم ہوتی ہے۔ سلنڈر سے آنے والا پائپ (جو پرائمری ہیٹ ایکس چینجر تک جاتا ہے) یہاں سے بھی گزرتا ہے۔ اس طرح استعمال شدہ نائٹروجن گیس، غیر استعمال شدہ مائع نائٹروجن کو گرم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ آخر کار اخراجی پائپ کے ذریعے سے نائٹروجن گیس، فضا میں خارج ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہوا کا ایک بڑا حصہ پہلے ہی اس گیس پر مبنی ہے۔ لہٰذا اس سے ماحول کی آلودگی میں بھی اضافہ نہیں ہوتا۔

ایل این 2000 پر کام کرنے والے ماہرین کے سامنے بڑا مسئلہ پرائمری ہیٹ ایکس چینجر سے گزرنے والی نائٹروجن کا تھا۔ یہاں سے گزرنے والی نائٹروجن انتہائی سرد ہوتی ہے جس کی وجہ سے پائپ بھی بے حد ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈک کی وجہ سے جب آس پاس کی ہوا، ایکس چینجر سے ٹکراتی ہے تو اس میں شامل آبی بخارات بھی برف میں تبدیل ہو کر جم جاتے ہیں۔ اس طرح ایکس چینجر پائپوں سے ہوا کے ٹکرانے اور نائٹروجن کو گرم کرنے کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے یہ مسئلہ واشنگٹن یونیورسٹی کے ایک گریجویٹ طالب علم "جان ولیمز" نے حل کر دیا۔ اس نے ٹیوب کے اندر ٹیوب پر مبنی ایک اچھوتا نظام ایجاد کیا۔ نائٹروجن پہلے سب سے اندرونی ٹیوب میں داخل ہوتی ہے۔ پھر اس سے باہر والی ٹیوب میں اور اس کے بعد سب سے بیرونی ٹیوب میں آجاتی ہے۔ اس عمل کے دوران وہ مسلسل حرارت جذب کرتی رہتی ہے اور جب سب سے بیرونی پائپ تک پہنچتی ہے تو اس کا درجہ حرارت نقطہ انجماد سے زیادہ ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں برف جمنے کا خطرہ بھی نہیں رہتا۔

بعض نقائص یہ درست ہے کہ ایل این 2000 صحیح معنوں میں ہوا سے چلنے والی کار ہے لیکن ابھی یہ تجرباتی مراحل میں ہے۔ سائنس دان اس کی خوبیوں اور خامیوں کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہیں تاکہ یہ کار مزید بہتر، محفوظ اور صاف ستھری بنائی جا سکے۔ انوکھے پن کے باوجود ایل این 2000 میں کافی خرابیاں بھی موجود ہیں۔

مثلاً اس کی انتہائی رفتار صرف 22 میل فی گھنٹہ ہے جبکہ اس کے انجن کی کارکردگی بھی بہت کم ہے۔ تاہم ایل این 2000 کے موجدین اس کے مستقبل سے پرامید ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اپنی ابتدائی شکل میں بھی ایل این 2000 برقی کاروں کی سنجیدہ حریف ثابت ہو سکتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بجلی سے چلنے والی کاروں کے مقابلے میں (اسی وزن کی) ہوا سے چلنے والی کاریں، تین گنا زیادہ فاصلہ طے کر سکیں گی۔ پیٹرول پمپ اور گیس اسٹیشن پر ہوا سے نائٹروجن اخذ کرنے والے پلانٹ لگائے جا سکتے ہیں اور یوں مائع گیس کی باربرداری اور ٹرک ڈرائیوروں کی ہڑتال جیسے خطرات سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے فی الحال ہوا پر کوئی ٹیکس نہیں ہے لہٰذا نائٹروجن بھی بہت کم دام میں مل جایا کرے گی۔ بس ذرا فنی مسائل آڑے آئے ہوئے ہیں وہ بھی حل ہو جائیں تو کیا بات ہے!

واشنگٹن یونیورسٹی والے ایل این 2000 کے لئے نیا انجن بھی تیار کر کے بیٹھے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ "ہوا گاڑی" کے موجودہ انجن کے مقابلے میں اس کی کارکردگی کہیں زیادہ ہو گی۔ ان صاحبان کی طرز پر نارتھ ٹیکساس یونیورسٹی کے ماہرین بھی مائع نائٹروجن پر چلنے والی گاڑی ایجاد کر چکے ہیں۔ اس کا نام انہوں نے "کول ایل این ٹو کار" (Cool L.N.2 Car) رکھا ہے۔ یہ واضح طور پر ایل این 2000 کا چربہ ہے مگر اس کا انجن ذرا مختلف ہے۔

ماہرین کی دونوں ٹیمیں یہ دعویٰ کر رہی ہیں کہ ان کی ایجاد کردہ کاریں کسی بھی قسم کی کوئی آلودگی پیدا نہیں کرتیں۔ لیکن ہمیں اس سے اختلاف ہے۔ یہ مانا کہ جب یہ گاڑیاں چلتی ہیں تو ان سے صرف نائٹروجن گیس خارج ہوتی ہے جو زمینی فضا کا جزو اعظم ہے۔ لیکن یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ نائٹروجن عام درجہ حرارت پر گیسی حالت میں ہوتی ہے اسے مائع حالت میں تبدیل کرنے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ بڑی توانائی خرچ کرنا پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر ایک گیلن مائع نائٹروجن حاصل ہو پاتی ہے۔ ماہرین اس مسئلے پر بھی غور کر رہے ہیں۔

عام طور پر مائع گیس (یا برقی طاقت) سے چلنے والی گاڑیوں پر صرف ہونے والی توانائی، رکازی ایندھن (Fossil Fuel) سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسی کاریں عام ہوں گی تو بجلی کی مانگ میں بھی اضافہ ہو گا۔ رکازی ایندھن کی کھپت بھی بڑھے گی اور یوں مضر صحت گیسوں کے اخراج میں (ان گاڑیوں کی وجہ سے) براہ راست نہ سہی لیکن بالواسطہ انداز میں ضرور اضافہ ہو گا۔ بات وہی رہے گی کہ جہاں سے چلی تھی۔ ان تمام حالات کو نظر میں رکھتے ہوئے، سائنس دان ایسے صنعتی طریقوں پر کام کر رہے ہیں جنہیں استعمال کرتے ہوئے کارخانوں کی چمنیوں سے خارج ہونے والی گیسوں کو انجمادی پلانٹ (کرایوجینک پلانٹ) تک پہنچا کر مائع حالت میں تبدیل کر لیا جائے گا۔ یہاں پر آلودگی پھیلانے والی اور صاف ستھری، دونوں فضائی گیسیں الگ الگ کر لی جائیں گی۔ مضر گیس کو سلنڈروں میں بھر کر دفنانے یا کسی اور طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لئے رکھ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہوا سے نائٹروجن الگ کر کے گاڑیوں کے "فیول ٹینک" بنائے جا سکیں گے۔ ارے ہاں! یہ تو ہم بتانا ہی بھول گئے کہ مائع نائٹروجن سے کاریں چلانے والے حضرات بڑے شوق سے اپنی گاڑیوں میں ایئرکنڈیشنر لگا سکیں گے۔ کیونکہ ایسی صورت میں انہیں دوہرا فائدہ ہو گا۔ ٹھنڈک بھی ملے گی اور گاڑی زیادہ دور تک چلے گی۔ اسے کہتے ہیں "آم کے آم گٹھلیوں کے دام"

بقیہ صفحہ 5

رہتے۔ لنچ اور چائے کا بندوبست ان کی طرف سے ہوتا۔ اور وہ کھلاڑیوں کی اس طرح حوصلہ افزائی فرماتے کہ ہم لوگ جیسے ایک کلب کے نہیں ایک خاندان کے افراد ہیں۔ شامی کی غربت کو دیکھتے ہوئے اسے اچھی بولنگ کرنے پر لے جا کر جوتے اور سفید پتلون اور قمیض دلواتے۔ کبھی کسی کو چپکے سے بس کا کرایہ دے دیتے اور کبھی کسی کو اپنے ساتھ کار میں لے جا کر اس کے گھر کے قریب اتار دیتے، حسن سلوک کرنے کا ڈھب کوئی ان سے سیکھتا!

ایک روز عبداللہ خان صاحب نے ہماری خیریت پوچھی اور کہا کہ میں آج کل بہت مصروف ہوں یہاں کسی سے ملنے آیا تھا تو میں نے سوچا کہ تم لوگوں کو بھی "ہیلو" کہتا چلوں۔ پھر کہا کہ کسی دن تم سب فون کر کے آنا۔ گپ شپ رہے گی۔ اور مسکراتے ہوئے لوٹ گئے۔ دو چار ہفتے بعد ان کے گھر ہماری دعوت ہوئی تو ہم سب شرمندہ تھے مگر خان صاحب اس طرح ملے جیسے انہیں ہماری بدمذاقی کی خبر تک نہ ہو واہ کیا شان تھی ان بزرگوں کی اور اس تجاہل میں کتنا وقار تھا!

جس زمانے میں میں سرکاری تحویل میں لئے ہوئے پائپ بنانے والے کارخانے پائنر اسٹیل ملز، مرید کے، کا ڈی جی ایم تھا وہاں ہمارے پروڈکشن مینیجر مسٹر شمس تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، نہایت محنتی، ایماندار اور بااخلاق شخص تھے۔ انتظامیہ اور مزدور یونین میں اختلافات ہوئے تو شمس صاحب نے اپنی ملازمت کے تقاضوں کے لحاظ سے انتظامیہ کا ساتھ دیا۔ مزدوروں نے شمس صاحب کو احمدی کہہ کر ہدف بنانا چاہا تو میں نے یونین کے جنرل سیکرٹری اور صدر کو بلا کر سختی سے منع کیا کہ مزدور یونین ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ہنگامہ آرائی نہ کرے۔ اور میں نے خود اسی دوپہر کو ظہر کی نماز شمس صاحب کے کمرے میں رکھی ہوئی نماز کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوکی پر باہر منگوا کر پڑھی تاکہ مزدوروں کو معلوم ہو کہ دین میں ایسی کوئی تفریق نہیں ہے۔

جب 1981ء میں حکومت نے مجھے لاہور بدر کر کے پاک سعودی فرٹی لائیزر میرپور ماتھلو' سندھ بھیج دیا تو وہاں ایک اور احمدی انجینئر پیر طیب سے بڑی دوستی رہی۔ ان کی بیوی پیر صلاح الدین صاحب کی بیٹی تھیں۔ اور میری بیوی مرحومہ کے پاس ان کا بڑا آنا جانا تھا۔ پیر صلاح الدین مرحوم کے ساتھ مارشل لاء والوں نے جو طوفان بدتمیزی روا رکھا اور ان پر جو ظلم و ستم کیا تھا اس نے ویسے ہی ہر معتدل مزاج مسلمان کو اس خاندان کا ہمدرد بنا دیا تھا۔

پیر صاحب نہایت ایماندار اور بہت ہی قابل میکانیکل انجینئر تھے اور جب کبھی کسی انتظامی امور پر میرا جنرل مینیجر پراجیکٹ پیر صلاح الدین صاحب سے جھگڑا ہوا تو پیر طیب صاحب نے پوری ایمانداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا ساتھ دیا جس کی وجہ سے ان کی ترقی بھی رک گئی مگر سچ کہنے سے انہیں کوئی نہ روک سکا۔

پیر طیب کے علاوہ ایک اور احمدی دوست بہار کے تھے جو الیکٹریکل سپروائزر تھے ان کا نام تنویر تھا اور پاک سعودی فرٹی لائیزر میں تھے' تنویر کے ذمے پورے پلانٹ اور کالونی کی دیکھ بھال بھی تھی لہٰذا ایک طرح سے وہ میرے براہ راست ماتحت تھے۔ کیونکہ میں اسٹور اور انتظامیہ دونوں کا انچارج تھا۔ تنویر سے زیادہ ذمہ دار' بااخلاق اور ایماندار سپروائزر میں نے نہیں دیکھا۔ وہ چاہتا تو اس کے گھر میں دو دو' تین تین ایئرکنڈیشنر ہوتے' ہمارے اسٹور سے وہ جتنے چاہتے بیڈ ز اور صوفے سیٹ' کٹلری اور کراکری لا سکتے تھے مگر تنویر کے پاس وہی استعمال کی سرکاری اشیاء تھیں جن کا انہیں قانونی استحقاق تھا' جبکہ اس پلانٹ میں ایم ڈی اے سے لے کر معمولی کارکن تک اپنے اختیارات اور حقوق میں انصاف قائم نہ رکھ سکا تھا۔

ان لوگوں کے علاوہ بھی کچھ ایسے احمدی لوگ تھے جن سے ہمارے خاندانی مراسم تھے جن کی بیگمات کا میری مرحومہ بیوی سے خوب میل جول تھا۔ کچھ بیٹی صاحبہ کی دوستیاں تھیں۔ احمدیوں کے خلاف لاہور میں کئی بار طوفان اٹھے۔ لوگوں نے انسانیت کی تمام حدود ترک کر دیں مگر میں نے کبھی کسی احمدی کو نہ تو بے لگام ہوتے دیکھا نہ بدکلام پایا۔ کسی جماعت' کسی قوم اور کسی فرقے کی عظمت اور بڑائی کا معیار اس کے عام افراد کے کردار سے ہوتا ہے۔ اور افراد کا کردار بنانے کی ذمہ داری اس جماعت کے ارباب اقتدار پر ہوتی ہے۔ ابھی تک تو اخلاق' سچائی' وعدے کی پابندی اور دیانت داری اس جماعت کا شیوہ ہے۔ دعا ہے کہ اس کے ارباب اقتدار اور افراد سب اپنی روایتی اور دینی روش پر قائم رہیں۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

☆ مسلمان مرد غیر مسلم عورت سے شادی کر سکتا ہے جبکہ مسلم عورتیں غیر مسلم مرد سے شادی نہیں کر سکتیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر سوسائٹی میں مرد مضبوط ہوتے ہیں اور اگر بچے اس کے ماتحت ہوں تو وہ انہیں اجازت نہیں دے گا کہ وہ دوسرا مذہب اپنائیں۔ اپنی بیوی کو اجازت نہیں دے گا کہ بچے خاوند کے ایمان کے خلاف عقیدہ رکھیں۔ یہ ملکی قانون نہ بھی ہو تو ہم اس بات کو ایسے ہی پاتے ہیں۔

بعض احمدی عورتیں ہیں جنہوں نے ایسی شادیاں کی ہیں۔ ہم انہیں زبردستی تو نہیں روک سکتے لیکن ان کے ساتھ یہی کہانی دہرائی جاتی ہے۔ آج ہی ایک خاتون مجھے ملی اور رونا شروع کر دیا کہ خاوند میرے ساتھ ٹھیک ہے لیکن مجھے اور بچوں کو اجازت نہیں دیتا کہ مذہب پر عمل کروں۔ میں نے کہا اب بہت دیر ہو چکی۔ جب خدا کی نصیحت نہ سنی اب میری نصیحت کیا فائدہ دے گی۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہاں بہت سے احمدی لڑکوں نے جرمن عورتوں سے شادیاں کی ہیں۔ میری سخت ہدایت ہے کہ اپنا مذہب ان پر نہ ٹھونسیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ خود تبدیل ہو جاتی ہیں۔ بصورت دیگر کئی معاملات میں آخری نتیجہ طلاق کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ مذہب اور سٹیٹ کو الگ الگ لیتے ہیں یا ایک ساتھ۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق مذہب کو کوئی حق نہیں کہ اسٹیٹ کے معاملات میں دخل دے۔ اسٹیٹ مکمل خود مختار ہے۔ دین سختی سے مذہب کا گورنمنٹ میں داخلہ ممنوع قرار دیتا ہے۔ دین حکومت کو حکم دیتا ہے کہ Absolute Justice پر قائم ہو۔ یہ نصیحت خاص طور پر کی گئی ہے اور جو مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں' قرآن اس کا ذمہ دار نہیں۔ قرآن نے تو سراسر انصاف کی تعلیم دی ہے۔ خواہ دشمن قوم ہی کیوں نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ 1988ء میں سیرالیون کے صدر مملکت نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا۔ وہ عیسائی تھے اس وقت وہاں امن تھا۔ وہ جانتے تھے کہ احمدیہ جماعت اسٹیٹ کے معاملات میں عمل دخل نہیں کرتی۔ انہوں نے بتایا کہ امن کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کو اسٹیٹ کے معاملے میں دخل اندازی کا حق نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے انہیں کہا کہ یہ ابھی آدھی بات ہے۔ اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بھی مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی نہ کرے یہ مکمل پالیسی ہے۔

☆ کیا عیسائی ہوتے ہوئے بھی الیس اللہ والی انگوٹھی پہن سکتا ہوں؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کئی احمدی یہ انگوٹھی پہنتے ہیں جس پر لکھا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ "کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں" خدا سب کا ہے احمدیت کی جاگیر نہیں۔ آپ یہ انگوٹھی پہن سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ خدا پر یقین ہو اور مشکلات اور مصائب کے وقت اس اللہ کو دیکھو اور اس سے مدد چاہو کہ وہی کافی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تفصیل سے الیس اللہ والے الہام کا ذکر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو اپنے والد کی وفات پر فکر پیدا ہوئی تب خدا نے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی۔ اور آپ نے امرتسر آدمی بھجوا کر یہ انگوٹھی بنوائی جو آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حصہ میں آئی پھر آپ نے یہ وصیت کی کہ میرے بعد آنے والے خلفاء کو دی جائے اس طرح اب یہ انگوٹھی میرے پاس ہے۔

مجلس کے لئے مقررہ وقت ختم ہو چکا تھا لیکن سوال باقی تھے۔ آخر میں حضور انور نے چند منٹ زیادہ دیئے۔ مجلس سوال و جواب میں 150 جرمن مہمان شامل ہوئے اور تمام وقت پوری توجہ اور دلچسپی سے اس مجلس کو سنتے رہے۔ آخر میں دو جرمن خواتین نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ نیز نئے نام رکھنے کی بھی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ مجھے اپنے پہلے نام لکھیں پھر میں ڈاک کے ذریعہ نام بھجواؤں گا۔

مجلس کے اختتام کے فوراً بعد ساڑھے آٹھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مع قافلہ بیت النصر کولون سے لندن روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں موجود کم و بیش 250۔ احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا اور خواتین کو السلام علیکم کہا اور لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد ابراہیم جمونی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میری طبیعت چند دنوں سے خراب ہے۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ اور چلنے پھرنے میں بھی دقت محسوس ہوتی ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ محترمہ کی زبان کا آپریشن پچھلے دنوں اسلام آباد میں ہوا۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے اب ریڈی ایشن کا عمل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ نصیب اللہ قمر لاہور جو مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور کے خادم خاص اور ڈرائیور بھی تھے۔ انہیں ایک حادثہ میں سر میں بہت سخت چوٹ آئی ہے۔ ابھی تک دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب بھلی مربی سلسلہ شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت کی والدہ محترمہ کا لندن میں کامیاب آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم اعجاز احمد راسخ صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا بیٹا جس کی عمر تقریباً تین ماہ ہے گردے کام نہ کرنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت ڈرائیور

○ دفتر ہذا کو ایک مستند محنتی دیانتدار اور تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی سفارش کے ساتھ مورخہ 98-11-30 تک اپنی درخواستیں دفتر صدر عمومی ربوہ میں بھجوا دیں۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بازیافتہ طلائی کانٹا

○ کسی دوست نے ایک عدد طلائی کانٹا دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا ہے۔ جس کا یہ کانٹا ہو وہ صدر عمومی ربوہ سے رابطہ کرے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انصار اللہ اور وقف جدید

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم وقف جدید کے مالی سال کی آخری سہ ماہی میں سے گذر رہے ہیں۔ زعماء کرام اور ناظمین اضلاع تا حال تدریجی وصولی کا جائزہ لیں اور اگر اپنی مجلس / مجالس کو وصولی میں پیچھے دیکھیں تو جلد از جلد نہ صرف گذشتہ کمی دور کریں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پیش نظر رکھ کر ابتدائی عدہ جات سے آگے بڑھ کر' نیز وقف جدید کے نئے عالمی کردار کو مد نظر رکھ کر سب انصار کی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار اور تمام عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب سیکھوانی حال بدوملہی ولد میاں فقیر محمد صاحب سیکھوانی رفیق حضرت بانی سلسلہ 10۔ نومبر 1998ء بروز منگل صبح پونے نو بجے بعارضہ دل وفات پا گئے۔

قبل ازیں 19۔ اکتوبر کو ان کی زوجہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کا انتقال ہوا تھا۔ جس کا دکھ 22 دن برداشت کرنے کے بعد وہ خود بھی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ کی تدفین ربوہ عام قبرستان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے اور سوگواران 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں اور ایک بڑی بیوی کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 24- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
25- نومبر- غروب آفتاب 5-08
26- نومبر- طلوع فجر 5-17
26- نومبر- طلوع آفتاب 6-44

عالمی خبریں

عراق نے مطالبہ مان لیا

عراق نے خفیہ دستاویزات دکھانے کا مطالبہ مان لیا ہے۔ عراق کی شرط کے مطابق اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی پرکاش شا عراق پہنچ گئے۔ عراق نے مطالبہ کیا تھا کہ خفیہ دستاویزات خصوصی ایلچی کی موجودگی میں فراہم کی جائیں گی۔ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کا خیال ہے کہ ان دستاویزات سے کیمیائی ہتھیاروں کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ کے بہانے

عراق نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جارحیت کے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔ عراق تمام دستاویزات معائنہ کاروں کے حوالے کر چکا ہے۔ مزید کا مطالبہ کرنا بلاجواز ہے۔ چیف انسپکٹر ایسی دستاویزات کا مطالبہ کر رہے ہیں جن کا سرے سے وجود ہی کوئی نہیں۔ یہ انتشار پھیلانے کی کوشش ہے۔

اٹلی کا تجارتی بائیکاٹ

ترکی نے کردوں کے تنازعے پر اٹلی کا تجارتی بائیکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ترکی نے الزام لگایا ہے کہ اٹلی دہشت گردوں کی مدد کر رہا ہے۔ اٹلی نے علیحدگی پسند ترک لیڈر کی مدد کی۔ سینکڑوں نجی ترک کمپنیوں نے اطالوی اشیاء کا بائیکاٹ کر دیا۔ اٹلی کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے۔ اطالوی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ عالمی قانون کے مطابق تجارتی بائیکاٹ نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر اعظم نے کردوں کے معاملے پر ترکی پر سخت نکتہ چینی کی۔

بھارتی الیکشن کمیشن کی طاقت

بھارتی الیکشن کمیشن نے حکمران جماعت بی جے پی کے ایک انتخابی اشتہار پر پابندی عائد کر دی ہے۔ وزیر اعظم کی پارٹی نے اس اشتہار پر کانگریس کو مجرموں کی پارٹی ظاہر کرنے کے لئے غیر اخلاقی جملے استعمال کئے تھے۔ دہلی کے بلدیاتی اور تین ریاستوں کے عام انتخابات کے لئے پولنگ آج ہو رہی ہے۔ ان کے نتائج کو قومی سیاست کے لئے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔

برطانوی وزیر خزانہ پر کرپشن کا الزام

برطانیہ کے وزیر خزانہ جیوفری رابنسن پر کرپشن کے الزام کے بعد اپوزیشن نے ان کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے۔ محکمہ تجارت وصنعت 13- الزامات کی تحقیق کر رہا ہے۔ بلیئر حکومت اس معاملے پر سخت مشکل میں ہے۔

اب زمین پر گفتگو نہیں ہوگی

اسرائیلی وزیر خارجہ شیرون نے کہا ہے کہ فلسطینیوں کے ساتھ آئندہ مذاکرات میں زمین کے مسئلے پر بات نہیں ہوگی بلکہ صرف معاشی اصلاحات اور پانی کے معاملات پر بات چیت ہوگی۔ بیت المقدس کے مستقبل اور اسرائیل و فلسطین کی مستقل سرحدوں پر مذاکرات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے جائیں گے۔

باغیوں کے حملے کا خوف

سری لنکا نے باغیوں کے حملے کے خوف سے پارلیمنٹ ہاؤس پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی ہیں۔ اندرون ملک پروازوں پر بھی محدود پابندی عائد کر دی گئی۔

جکارتہ میں تعلیمی ادارے بند

انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں طلباء کے مظاہروں کے بعد تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ اہم مقامات پر پولیس کی بھاری تعداد تعینات ہے۔

شمالی کوریا کے خفیہ ایٹمی تجربات

جنوبی کوریا نے ٹی وی پر ایک فلم دکھائی ہے جس میں الزام عائد کیا ہے شمالی کوریا نے خفیہ ایٹمی تجربات کر لئے ہیں۔ خفیہ تنصیبات یانگ بیانگ کے قریب ایک کھائی میں قائم ہیں۔

ملکی خبریں

غیر آئینی قرار نہیں دیں گے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے سندھ میں گورنر راج کو چیلنج کرنے کی رٹ پر اپنے ریمارکس میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ گورنر راج کے نفاذ میں عوامی مفاد کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے نفاذ کو غیر آئینی قرار نہیں دیں گے۔ کراچی میں چند افراد کی بجائے شہریوں کا تحفظ زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ ہر شہری یہ چاہتا ہے کہ جب وہ گھر سے آئے تو محفوظ ہو اور بے خوف ہو کر اپنا کاروبار کر سکے۔ وزیر اعلیٰ کے اختیارات کی معطلی کا معاملہ عوامی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔

سر نہیں جھکاؤں گا

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت اندھی ہو چکی ہے آپریشن کے آگے سر نہیں جھکاؤں گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جمہوریت اور انسانی حقوق کو قتل کر دیا گیا ہے۔ حکومت سندھ کو اپنی کالونی اور مہاجروں کو غلام بنانا چاہتی ہے۔

بینظیر کا الطاف کو فون

پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر بھٹو نے الطاف حسین کو فون کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "آپ کے ساتھ نظریاتی ہم آہنگی ہے" "ہم نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ نواز شریف جمہوریت اور فیڈریشن سے مخلص نہیں ہیں۔

ورلڈ بنک سے مذاکرات کامیاب

وزیر اعظم اور ورلڈ بنک کے نائب صدر کے درمیان ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہنے والے مذاکرات کامیاب رہے۔ 28- مئی 98ء سے پہلے کی صورت حال کی بحالی پر اتفاق کیا گیا۔ بنک کے ذیلی ادارے آئی بی آر ڈی، آئی ڈی اے اور اے ڈی بی پائپ لائن میں موجود ایک ارب ڈالے کر قرضوں کے اجراء پر بھی رضامند ہو گئے۔ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ بنک نے حکومت پاکستان سے بیرونی سرمایہ کاروں کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔

کوئی ٹھوس شہادت نہیں

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ کے جج مسٹر جسٹس عبدالقیوم نے کہا ہے کہ بینظیر کے خلاف کوئی ٹھوس شہادت نہیں۔ ریفرنس محض خانہ پری لگتے ہیں۔ ٹھیکے دینا کوئی جرم نہیں۔ یہ وزیر اعظم کے اختیار میں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ استغاثہ شہادتیں پیش کرنے سے گریزاں کیوں ہے؟

نواز کرامت ملاقات

وزیر اعظم نواز شریف نے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے ملاقات کی۔ باخبر ذرائع کا خیال ہے کہ ان کو کوئی اہم ذمہ داری سونپے جانے کا امکان ہے۔ ملاقات میں شہباز شریف سمیت بعض اہم شخصیات موجود تھیں۔

دہشت گردی کے خلاف فائنل راؤنڈ

کراچی میں دہشت گردی کے خلاف فائنل راؤنڈ شروع کرنے کے لئے گورنر سندھ کو فری ہینڈ دے دیا گیا ہے۔ کولمبین ماہرین پہنچ گئے ہیں۔ مجرموں کی سرپرستی کرنے والے سرکاری ملازم فارغ کر دیئے جائیں گے۔ ماضی میں گرفت میں نہ آنے والے رہنماؤں کے خلاف بھی کارروائی ہوگی۔ فوجی عدالتوں کو ابتدائی طور پر وہی مقدمات بھیجے جائیں گے جن کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ کولمبین ماہرین اپنے ملک کے جرائم گروہ مافیا توڑنے اور انسداد دہشت گردی میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ یہ ماہرین وزیر اعظم کی ہدایت پر بلائے گئے ہیں۔

ڈیڑھ ارب ڈالر کی امید

عالمی بنک ایک ارب ڈالر دینے پر آمادہ ہے اور آئی ایم ایف سے 50 کروڑ ڈالر کی قسط یقینی ہو گئی ہے۔

پنجاب میں بھی

سینیٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ اگر جج خوفزدہ ہیں تو پنجاب میں بھی فوجی عدالتیں قائم ہونی چاہئیں۔ وزیر اعظم کو عدلیہ پر کوئی اعتبار نہیں۔ یہ اقدام مارشل لاء کے مترادف ہے۔ وزیر اعظم ایسے فیصلے کرتے وقت کابینہ سے مشورہ بھی ضروری نہیں سمجھتے۔

شعیب بخاری کے انکشافات

متحدہ کے گرفتار شدہ رکن اسمبلی شعیب بخاری نے انکشافات کئے ہیں انہوں نے کہا کہ متحدہ کا سیکٹر انچارج نائن زیرو پر ارکان اسمبلی کی پٹائی کیا کرتا تھا۔ انچارج ہمارے کنٹرول میں نہیں تھا۔ اس کا رابطہ براہ راست بھائی صاحب (الطاف حسین) سے ہوتا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ حکیم سعید کے قتل میں استعمال ہونے والی گاڑی نوشاد کے زیر استعمال تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایم کیو ایم سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا تھا۔ الطاف کی پالیسیوں سے مہاجروں کا نقصان ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے وزارت سنبھالنے کے بعد اپنی تنظیم کی ہدایت پر 150- افراد کو نوکری سے برخاست کر دیا تھا۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودہا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
مینجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودہا